سوال

(274)اعتکاف گاہ میں کب داخل ہونا چاہیے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

معتکف کو اعتکاف گاہ میں کب داخل ہونا چاہیے اور کن صورتوں میں مسجد سے نکلنا جائز ہے ؟ کتاب و سنت کی روشنی میں جواب دیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اعتکاف کرنے والے کو چاہیے کہ وہ بیس رمضان المبارک کی شام کو مسجد میں پہنچ جائے اور رات بھر مسجد میں مصروف عبادت رہے اور اگلے روز صبح کی نماز پڑھ کر اپنی اعتکاف گاہ میں داخل ہو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف کرتے تھے ۔[1] آخری عشرہ کا آغاز بیس رمضان کی شام کو ہو جاتا ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اعتکاف کا آغاز بیس رمضان کی شام کی بعد ہونا چاہیے ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تو نماز فجر ادا کرکے اپنی اعتکاف کی جگہ میں داخل ہوجاتے ۔[2] اکثر ائمہ نے اسی موقف کو اختیار کیا ہے ، پھر معتکف کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و بندگی، نوافل، تلاوت قرآن اور ذکر الٰہی میں مشغول رہے کیونکہ اعتکاف بیٹھنے کا یہی مقصد ہے ،اپنے ساتھیوں سے بات چیت بھی کر سکتا ہے ، بالخصوص جب گفتگو کرنے میں کوئی فائدہ ہو، فضول باتوں سے اجتناب کرنا چاہیے ۔ اعتکاف کرنے والے کے لیے مسجد سے نکلنے کی حسب ذیل تین اقسام بیان کی گئی ہیں :

1)کسی ایسے امر کے لیے باہر نکلنا جس کے بغیر چارہ کار نہ ہو مثلاً کھانے پینے کے لیے نکلنا جبکہ گھر سے کوئی کھانا لانے والا نہ ہو، اس طرح بول و براز اور وضو و غسل کے لیے مسجد سے نکلنا، ایسا کرنا جائز ہے لیکن کسی مسجد میں جمعہ پڑھانے کے لیے معتکف کا مسجد سے نکلنا محل نظر ہے ، موبائل اعتکاف کی شرعاً گنجائش نہیں ہے ۔

2)کسی ایسے نیک کام کے لیے مسجد سے نکلنا جو معتکف کے لیے واجب نہ ہو مثلاً بیمار کی تیمارداری یا نماز جنازہ کی ادائیگی کے لیے مسجد سے نکلنا، ایسا کرنا جائز نہیں ہے ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے معتکف کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ نہ مریض کی عیادت کرے اور نہ جنازے میں شرکت کے لیے جائے ، نہ عورت کو چھوئے اور نہ ہی اس سے مباشرت کرے ۔[3]

ابن قدامہ نے لکھا ہے کہ اگر اعتکاف بیٹھتے وقت اس نے شرط لگائی تھی یا وہ بھول گیا تو اس صورت میں کوئی حرج نہیں ۔[4] ہمارے رجحان کے مطابق ایسے کاموں کے لیے مسجد سے نکلنا کسی صورت میں درست نہیں ہے ۔

3)کسی ایسے کام کے لیے مسجد سے نکلنا جو اعتکاف کے منافی ہو مثلاً بلاوجہ گھر جانے کے لیے، خرید و فروخت کرنے کے لیے ، بیوی سے جماع کرنے کے لیے نکلنا جائز نہیں ہے خواہ اس

نے اعتکاف بیٹھتے وقت ان امور کی شرط ہی کیوں نہ عائد کی ہو، ان کاموں سے اعتکاف باطل ہو جاتا ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] بخاری، فضائل قرآن: ۴۹۹۹۔

[2] ترمذی، الصوم: ۷۹۱۔

[3] ابوداود، الصوم: ۲۴۷۳۔

[4] مغنی، ص: ۴۷۲، ج۴۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 244

محدث فتویٰ